گستاخِ رسول ﷺ

کی

سزا اور اسکا انجام

فہرستِ مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
حرفِ آغاز	3
حرفے چند	4
مقدمہ	5
بارہ کارٹونسٹ کا عمل شنیع	6
یہودیہ عورت کا قتل، گستاخ رسول ﷺ اُم ولد کا قتل	8
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ، عصماء بنت مروان کا قتل	9
ابوعفک یہودی کا قتل، انس بن زُنیم الدیلمی کی گستاخی	10
کعب بن اشرف یہودی کا قتل	11
ابورافع یہودی کا قتل	13
ابوجہل کا انجام	14
فتح مکہ اور گستاخان رسول ﷺ کا قتل	15
گستاخ رسول ﷺ ابولہب	
گستاخ رسول ﷺ عتیبہ کا انجام	17
فتاویٰ ائمہ اور اجماع امت	18

حرفِ آغاز

سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت وعقیدت مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اور کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک رسول اللہ ﷺ کو تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب ومقرب نہ جانا جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ "لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" یعنی تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ماں، باپ، اولاد اور باقی سب اشخاص سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ کا شروع دن سے ہی یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت وتعلق کے بغیر ایمان کا دعویٰ باطل اور غلط ہے۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "رحمۃ للعالمین" میں اس ضمن میں رقمطراز ہیں۔ "ہمارا اعتقاد ہے کہ نبی اکرم ﷺ نہ صرف محبوب بلکہ حبیب ہیں، یعنی حضور ﷺ کی وہ صفات عالیہ اور فضائل متکاثرہ اور محاسن جمیلہ اور نعوت رفیعہ، جنہوں نے حضور ﷺ کو حبیب خدا اور محبوب خلق بنادیا ہے، ثبات و استقرار رکھتے اور دوام وبقا سے متمکن ہیں"

یہی وجہ ہے کہ ابتدائے اسلام ہی سے آپ ﷺ کی ذات گرامی سے مسلمانوں کی گوناگوں عقیدت ومحبت کے مظاہر جابجا بکھرے نظر آتے ہیں اور ہر دور میں اہل ایمان آپ ﷺ کی شخصیت کے ساتھ تعلق ومحبت کی لازوال داستانیں رقم کرتے ہیں اور اگر تاریخ کے کسی موڑ پر کسی بدبخت نے صریحاً تو کجا، اشارتاً یا کنایتاً بھی آپ ﷺ کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی کرنے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے اجتماعی ضمیر نے ایسے مردود ومکروہ فعل کی بھرپور مزاحمت کی اور شتم رسول ﷺ کے مرتکبین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

حال ہی میں یورپ کے چند اخبارات میں جس قسم کے گستاخانہ کارٹون شائع ہوئے اور اس کے ردعمل میں پوری اسلامی دنیا جس طرح سراپا احتجاج بن چکی ہے۔ یہ اس بات کا غماض ہے کہ اپنی تمام تر عملی کوتاہیوں کے باوجود مسلمان نبی کریم ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کو آزادی رائے یا سیکولرازم کے پردے میں برداشت نہیں کریں گے۔ ہمارے فاضل دوست جناب مولانا محمد زبیر آل محمد حفظہ اللہ نے اس پس منظر میں زیر نظر کتابچہ تحریر کیا ہے جس میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا اور اسکے انجام کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پوری طرح اجاگر کیا گیا ہے۔ جناب محمد زبیر آل محمد اس ضمن میں مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بروقت ایک اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور شتم رسول ﷺ کے مسئلے پر شرعی احکامات کو مبسوط انداز میں قلمبند کرکے آپ ﷺ کی ذات گرامی سے والہانہ محبت کا ثبوت فراہم کیا ہے اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسلام دشمن قوتوں کی تمام سازشوں سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

عبدالعزیز حنیف

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

www.sirat-e-mustaqeem.com

حرفے چند

سید کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر ایمان لانا ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ ایمان لانا ہی ضروری نہیں بلکہ آپ ﷺ کا ادب واحترام' آپکی عزت وعظمت' آپکی تعظیم وتوقیر' آپ سے محبت اور آپ ﷺ کی مدد ونصرت بھی لازمی اور ضروری ہے اور عین ایمان ہے۔ لیکن ہر دور میں بعض بدقماش اور بد طینت لوگوں نے آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں زبان درازی کی اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنے۔ حال ہی میں ڈنمارک ناروے وغیرہ کے بعض آرٹسٹوں نے جو آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں خاکے بنا کر آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا۔ اس سے پورا عالم اسلام مضطرب اور دل گرفتہ ہے آنحضرت ﷺ سے عقیدت ومحبت کا تقاضا ہے کہ جن ملکوں میں یہ نازیبا حرکت ہوئی ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے جیسا کہ سعودی عرب نے کیا ہے اور مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دین وایمان کا مسئلہ ہے۔

اسی دینی غیرت وحمیت کا نتیجہ ہے کہ مولانا محمد زبیر حفظ اللہ نے یہ رسالہ لکھ کر اس مسئلہ کے متعلقہ نصوص اور فقہائے کرام کے فتاویٰ کو جمع کیا تا کہ بتلایا جائے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ ان کی اور ان کے رفقائے کار کی حسنات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

ارشاد الحق اثری

ناظم طبع وتالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

مقدمہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد!

آنحضرت ﷺ کی عزت وحرمت ایک مسلمان کی سب سے بڑی متاع ایمان ہے جسے مسلمان اپنی جان، مال اور اولاد کی قربانی کے بعد بھی سمجھتے ہیں کہ حق ادا نہیں ہوا۔ دل وجان سے زیادہ آنحضرت ﷺ کو عزیز نہ جاننے والا مسلمان نہیں رہتا۔ جس کے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت ہوگی اسے ہی ایمان کی مٹھاس نصیب ہوگی اور جس کو جس سے محبت ہوگی قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی ذات عالی صفات میں کسی بھی نوعیت کی گستاخی کسی بھی مسلمان کے لئے قابل برداشت نہیں۔ ڈنمارک، ناروے اور دیگر مغربی ویورپی ممالک نے آنحضرت ﷺ کے خاکے بنا کر بانی مذہب اسلام کی جو توہین وتنقیص کی ہے اور ان کی ذات کو نشانہ طنز وتضحیک بنایا ہے۔ اس سے امت مسلمہ میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کیونکہ ناموس رسالت کا تحفظ ہر اہل ایمان کا فرض ہے جسے مسلمانوں نے کبھی فراموش نہیں کیا۔ اسی لئے اب پوری امتِ مسلمہ سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے کہ اہل اسلام کا بچہ بچہ اس پاکیزہ تحریک میں کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔

مغربی اقوام کا یہ عمل شنیع عالم اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے کی ایک قبیح حرکت ہے۔ جسے انہوں نے اظہار رائے کی آزادی کا نام دے دیا ہے حالانکہ اقوام متحدہ کے 1948 کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی دفعہ 18 کے مطابق ''ہر آدمی خیال، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق رکھتا ہے'' مگر ''اس اظہار خیال کی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ کوئی شخص دوسروں کی دل آزاری کرے'' کیا اس زمرے میں دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمان نہیں آتے؟

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ شرمناک رویہ مغرب اور اسلام دشمن طاقتوں کا امتیازی طرز عمل ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے ناموس پر ضربیں آپکی شان اقدس اور مقام عالی پر ناپاک رکیک اور کمینہ حملے ایک قسم کا اعلانِ جنگ ہے جسکی تمام تر ذمہ داری اہل مغرب کے غیر ذمہ دار میڈیا پر ہے۔ جس نے اس ناپاک کوشش کی جسارت کرتے ہوئے امت مسلمہ کے دل چھلنی کئے۔ عالم اسلام اس تضحیک اور توہین کو برداشت کرنے اور اس پر روائتی اعتذار یا معافی کو قبول کرنے کیلئے تیار بھی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا اور گالی دینے والا واجب القتل ہے۔ جس کو امت کا کوئی فرد یا حکمران معاف نہیں کرسکتا۔ امام حرم الشیخ عبدالرحمٰن السدیس نے کہا ہے کہ ''مسلمان طاغوتی طاقتوں کی معافی قبول نہ کریں''

ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو چاہیے کہ یک زبان ہو کر ناموس مصطفیٰ ﷺ کے حق میں ایسی آواز بلند کریں جس سے گستاخانِ رسول عربی ﷺ کے دل دہل جائیں اور آئندہ اس قسم کی ناپاک حرکت نہ کریں۔ امت مسلمہ اگر ناموس مصطفیٰ ﷺ کے حق میں ایسی آواز یک زبان ہو کر نکالنے کی ہمت اور جرأت نہیں رکھتی تو بقول امام مالکؒ ''اُس اُمت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ جس کے نبی ﷺ کو گالیاں دی جائیں'' زندہ رہنے سے مرجانا ہزار درجے بہتر ہے۔

لیکن اسلام ہمیں کسی طور پر اجازت نہیں دیتا کہ ناموس رسالت کی تحریک میں جذباتی ہو کر کسی سرکاری، غیر سرکاری اور نجی املاک کو ضائع کریں۔ توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ کا انداز اپنائیں۔ موٹر سائیکلوں، کاروں، بسوں، پلازوں اور دکانوں کو آگ لگائیں۔ جس فرد، تنظیم یا جلوس کے شرکاء نے ایسی حرکت کی ہمارا دین اسلام اس کی اس حرکت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور اسے قطعی طور پر پسند نہیں کرتا۔ مُحبانِ رسول ﷺ کو ان چیزوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

میں نے اس رسالے میں قرآن وحدیث، عمل صحابہؓ، اجماع امت اور فتاویٰ ائمہ سے واضح کردیا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے انہیں معاف نہ کیا جائے بلکہ ان کو مسلم ممالک کے حوالے کیا جائے۔

میں الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ ناظم طبع وتالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی لمحات سے وقت نکال کر اس رسالے پر نظر ثانی فرمائی اور علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا بھی۔ جنہوں نے حرفِ آغاز تحریر فرمائے اور اپنے رفقائے گرامی الشیخ عابد مجید مدنی، مولانا عبدالمنان، مولانا محمد ادریس، برادرم محمد عمیر اور طارق شاہ محمد کا جنہوں نے اس رسالے کی تیاری میں میری معاونت کی اور مولانا محمد سرور عاصم اور حافظ محمد عباد کا جنہوں نے ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کے کام کو میرے لئے آسان بنایا اور ڈاکٹر شاہ محمد علوی اور جناب خالد شاہ محمد کا جنہوں نے اس کی اشاعت کے مالی بوجھ کو برداشت کیا۔ اللہ تعالیٰ سب رفقائے گرامی کو قیامت کے دن محمد مصطفیٰ ﷺ کی رفاقت نصیب فرمائے۔ (آمین)

محمد زبیر آل محمد مُدیر جامعہ اسلامیہ سوڈھی جے والی
(وادی سون) ضلع خوشاب 0454-896082

www.sirat-e-mustaqeem.com

بارہ کارٹونسٹ کا عملِ شنیع

مے خانے کے گرد چکر کاٹنے والا خانہ خدا کے گرد طواف کرنے سے کوئی سکون نہیں پاتا۔ چرس اور بھنگ کا رسیہ آب زم زم سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔ گندگی کا کیڑا وہیں خوش وخرم رہتا ہے خوشبو اسکی ہلاکت اور موت کا پیغام ہوتی ہے۔ مُحبِّ رسول ﷺ آپ ﷺ سے محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کر کے جبکہ دشمن رسول ﷺ کسی نہ کسی شکل وصورت میں بُغض ونفرت کا اظہار کر کے ہی ظاہری وباطنی چین پاتا ہے۔

مُحبِّ رسول ﷺ کے نزدیک آپکی عزت وحرمت سب سے بڑی متاع ایمان ہے آپ ﷺ کی شان میں ادنٰی سی گستاخی اور توہین سن کر ایک مسلمان کا خُون جوش مارنے لگتا ہے اور ایک سچے مُحبِّ رسول ﷺ کا کردار ادا کرنے کیلئے بے قرار ہوجاتا ہے۔

یہود ونصاریٰ گاہے بگاہے اپنے خُبثِ باطن کا اظہار کرتے ہوئے کسی نہ کسی شکل میں شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔ کبھی سلمان رُشدی، تسلیمہ نسرین اور عاصمہ ملعونہ کی شکل میں اور کبھی بارہ کارٹونسٹ کی شکل میں جنھیں گہری یہودی سازش کے تحت منظر عام پر لایا گیا۔

''اس سازش کی کڑیاں اگست 2005ء سے ملتی ہیں جب ڈنمارک کے اخبار نے اس سلسلے میں کارٹون بنانے کے لئے مختلف کارٹونسٹ سے درخواستیں طلب کیں۔ 40 منتخب کارٹونسٹ میں سے صرف 12 کارٹونسٹ یہ گستاخانہ جسارت کرنے کیلئے رضامند ہوئے اشاعت کا آغاز 30 ستمبر کو ڈنمارک کے اخبار ''یولاند پوسٹن'' سے ہوا۔ اخبار نے یہ کارٹونز شائع کرنے کا منصوبہ ''کرے بلوٹکن'' کی وجہ سے بنایا جو آنحضرت ﷺ سے متعلق بچوں کے لئے ایک کتاب لکھنا چاہتا تھا مگر اُس میں اُن کی منفی تصویر کشی کرنا چاہتا تھا اُسے ڈر تھا کہ اگر اس کی کتاب شائع ہوتی ہے تو مسلمان اسے قتل کردیں گے۔'' (سنڈے میگزین نوائے وقت 12 فروری 2006ء)

دنیا میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے۔ انہوں نے اس ناپاک جسارت میں مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ کی گستاخی کے خاکے اور کارٹونز بنا کر کی۔ جس سے پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے۔

''یولاند پوسٹن'' ڈنمارک کا یہودی اخبار ہے اسکی پیشانی پر انکا خاص نشان ''سٹار آف ڈیوڈ'' بھی بنا ہوا ہے بدبخت کارٹونسٹ نے ایک خاکے میں اللہ کے رسول ﷺ کو تلوار لہراتے ہوئے دیکھایا ہے ان کے ساتھ چند برقع پوش عورتیں دکھائی گئی ہیں دوسرے خاکے میں حضور اکرم ﷺ کی پگڑی کو بم کی شکل میں دکھایا گیا ہے جبکہ تیسرے خاکے میں آپکو ایک بلیک بورڈ میں سکول کا طالب علم دکھایا گیا ہے۔

جن اخبارات نے آپ ﷺ کے خاکے شائع کئے ان میں چند ایک یہ ہیں۔

''یولاند پوسٹن'' نے آپ ﷺ کے بارہ خاکے شائع کئے۔ فرانس کے روزنامے ''فرانس سوئر'' نیوزی لینڈ کے اخبار ''دی ڈامینشن پوسٹ'' اور ''دی کرائیسٹ چرچ'' اردن کے اخبار ''الشیان'' مراکو کے اخبار ''النہار الشربیہ'' ناروے کے اخبار ''میگزنیٹ'' امریکی اخبار ''فلاڈلفیا انکوائر'' اور ''نیویارک سن'' اور ان کے علاوہ بھی کئی ایک نے خاکے شائع کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ ڈنمارک سے اظہار یکجہتی کرتے ہوئے اٹلی، فرانس، جرمنی، سوئزرلینڈ، ہالینڈ، سپین نے بھی وہی خاکے شائع کئے، اٹلی کے وزیر اریٹو کالڈرولی نے کہا کہ میں کارٹونوں والی شرٹیں خود بھی پہنوں گا اور تقسیم بھی کروں گا اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کارٹونوں کو ڈنمارک کی نصابی کتب میں شامل کیا جائیگا اور انہیں عجائب گھروں کی زینت بنایا جائیگا۔ سویڈن کے اخبار نے اپنے قارئین کو دعوت دی کہ وہ اس طرح کے کاٹونز بنائیں تو انہیں شائع کیا جائیگا۔

اس پر امت مسلمہ کا مشتعل ہوجانا ایک فطری عمل تھا۔ امت مسلمہ کے اس اشتعال اور اتفاق کا اندازہ کاٹونسٹ کو نہ اخبار کے مالکان اور ایڈیٹران کو اور نہ ہی انکی حکومتوں کو تھا اسی لئے ڈنمارک کے وزیراعظم سے جب 20 اکتوبر کو 10 سفیروں نے ملاقات کے لئے وقت مانگا تو انہوں نے ملنے سے انکار کردیا۔

ڈنمارک کے گستاخانہ عمل کی وجہ سے سعودی عرب نے عالم اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے 26 جنوری کو ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلالیا اور سعودی عرب سے ڈنمارک کی اشیاء کے بائیکاٹ کا آغاز ہوگیا جو تمام عرب ریاستوں مصر، لیبیا، ایران اور دوسرے مسلمان ممالک تک پھیل گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

4فروری کو پاکستان نے ڈنمارک، ناروے، فرانس، جرمنی، اٹلی، اسپین، سوئٹزرلینڈ، ہنگری، ہالینڈ اور جمہوریہ چیک ری پبلک کے سفیروں کو طلب کر کے گستاخانہ خاکوں کے خلاف شدید احتجاج کیا۔

پاکستان نے خاکوں کو شائع کرنے والے ممالک سے ادویات برآمد کرنے پر پابندی لگادی، فرانس اور ڈنمارک کی چار میڈیسن کمپنیوں کی تقریباً ایک سو گیارہ ادویات پاکستانی میڈیکل سٹورز پر فروخت کی جاتی ہیں ڈاکٹرز صاحبان نے ان ادویات کی بجائے متبادل ادویات نسخے میں دینا شروع کر دیں۔

شام، لبنان اور لیبیا میں ڈنمارک کے سفارت خانوں کو آگ لگادی گئی مسلم ممالک نے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا بس جس ملک سے جو بن پڑا اور جس دینی، سیاسی اور رفاہی تنظیم سے جو ہوسکا اس نے اپنی اسلامی غیرت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جذبات کا اظہار کیا تھا۔ محبت رسول ﷺ کی رسی کو پکڑے ہوئے امت مسلمہ کا طوفان تھا۔ جسکو دیکھ کر عالم کفر کے بعض حکمرانوں اور اخبارات کے ایڈیٹران اور مالکان نے معذرت کا منافقانہ رویہ اپنایا جن میں چند ایک کا ہم ذکر کرتے ہیں۔

☆۔ ناروے کے اخبار کے ایڈیٹر انچیف ''وبجیوان سیلبک'' نے معافی مانگی جس کو ناروے کی اسلامی کونسل نے قبول کرلیا۔

☆۔ فرانس کے اخبار کے مالک نے ایڈیٹر کو نوکری سے برطرف کردیا

☆۔ 31 جنوری کو ڈنمارک کے اخبار نے معافی نامہ جاری کیا اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے معافی مانگی۔

☆ ''فلاڈیلفیا انکوائرز'' کی ایڈیٹر نے کہا کہ ہمارا ان خاکوں کو شائع کرنے کا مقصد اصل صورتحال سے لوگوں کو آگاہ کرنا تھا۔

قرآنی نصوص، احادیث مبارکہ، عمل صحابہ ؓ، فتاویٰ ائمہ اور اجماع امت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے اسکی معافی کو قبول نہ کیا جائے۔ لہٰذا مسلم ممالک کے حکمرانوں کو چاہیے کہ انکے اس منافقانہ طرز عمل سے متاثر ہونے کی بجائے ایک غیور مسلمان کا موقف اختیار کریں۔ جس کا نقشہ اس رسالے کے اگلے صفحات قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

یہود و نصاریٰ شروع دن سے ہی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہتے چلے آرہے ہیں۔ کبھی یہودیہ عورتوں نے آپ ﷺ کو گالیاں دیں، کبھی مردوں نے گستاخانہ قصیدے کہے۔ کبھی آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار پڑھے اور کبھی نازیبا کلمات کہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے شان نبوت میں گستاخی کرنے والے بعض مردوں اور عورتوں کو بعض مواقع پر قتل کروادیا۔ کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دے کر اور کبھی انہیں پورے پروگرام کے ساتھ روانہ کر کے۔ کبھی کسی صحابی رضی اللہ عنہم نے حُبِ نبی ﷺ میں خود گستاخ رسول ﷺ کے جگر کو چیر دیا اور کسی نے نذر مان لی کہ گستاخ رسول ﷺ کو ضرور قتل کروں گا۔ کبھی کسی نے یہ عزم کرلیا کہ خود زندہ رہوں گا یا رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور کبھی کسی نے تمام رشتہ داریوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو خوش دیکھنے کے لئے گستاخ رسول ﷺ اور یہودیوں کے سردار کا سر آپکے سامنے لاکر رکھ دیا۔ جو گستاخان مسلمانوں کی تلواروں سے بچے رہے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کن عذابوں میں مبتلا کیا اور کس رسوائی کا وہ شکار ہوئے اور کس طرح گستاخ رسول ﷺ کو قبر نے اپنے اندر رکھنے کی بجائے باہر پھینک دیا تاکہ دنیا کیلئے عبرت بن جائے کہ گستاخ رسول ﷺ کا انجام کیا ہے اِنہیں تمام روایات و واقعات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے یہ اوراق اپنوں اور بیگانوں کو پیغام دے رہے ہیں کہ کبھی آپ ﷺ کی ذات اور بات کا حلیہ نہ بگاڑنا۔ ذات اور بات کا حلیہ بگاڑنے سے امام الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھو گے۔ رسوائی مقدر بن جائے گی۔ (1) جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو تکلیف دینے والوں کے بارے میں ارشاد فرمارہے ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ [۳۳/احزاب ۵۷]

''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا و آخرت میں اُن پر لعنت ہے اور ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

آیئے گستاخانِ رسول ﷺ کا انجام دیکھئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسی حوالے سے کارہائے نمایاں ملاحظہ فرمایئے اور اسی بارے میں ائمہ سلف کے فرامین و فتاویٰ بھی پڑھیے پھر فیصلہ فرمایئے کہ ان حالات میں عالم اسلام کی کیا ذمہ داری ہے۔

2 یہودیہ عورت کا قتل

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

((اِنَّ یَهُوْدِیَّةً کَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِیَّ ﷺ وَتَقَعُ فِیْهِ،فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ ،فَاَطَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَمَهَا))

[رواہ ابوداؤد' کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ]

ایک یہودیہ عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔

3 گستاخ رسول ﷺ اُمِ ولد کا قتل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((اِنَّ اَعْمٰی کَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِیَّ ﷺ وَتَقَعُ فِیْهِ، فَیَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِیْ، وَیَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ. فَلَمَّا کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَاَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِیْ بَطْنِهَا وَاتَّکَأَ عَلَیْهَا فَقَتَلَهَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ ذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: (اَنْشُدُ رَجُلاً فَعَلَ مَا فَعَلَ لِیْ عَلَیْهِ حَقٌّ اِلَّا قَامَ) قَالَ: فَقَامَ الْاَعْمٰی یَتَخَطَّی النَّاسَ وَهُوَ یَتَدَلْدَلُ حَتّٰی قَعَدَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا، کَانَتْ تَشْتُمُکَ وَتَقَعُ فِیْکَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِیْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِیْ مِنْهَا اِبْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَیْنِ وَکَانَتْ بِیْ رَفِیْقَةً، فَلَمَّا کَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتُمُکَ وَتَقَعُ فِیْکَ، فَاَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِیْ بَطْنِهَا وَاتَّکَأْتُ عَلَیْهِ حَتّٰی قَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: (اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ))

[رواہ ابوداؤد۔ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ۔ رواہ النسائی کتاب تحریم الدم باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ]

ایک اندھے شخص کی ایک ام ولد لونڈی تھی جو رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی وہ اسے منع کرتا تھا وہ گالیاں دینے سے باز نہیں آتی تھی وہ اسے جھڑکتا تھا مگر وہ نہ رکتی تھی ایک رات اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینا شروع کیں اس نے ایک بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کردیا اور اسے زور سے دبا دیا جس سے وہ مرگئی۔ صبح اسکا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کرکے فرمایا۔ میں اُس آدمی کو قسم دیتا ہوں جس نے کیا۔ جو کچھ کیا۔ میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہوجائے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سن کر ایک نابینا آدمی کھڑا ہوگیا۔ اضطراب کی کیفیت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے آکر کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میں اسے منع کرتا تھا اور وہ آپ کو گالیاں دینے سے باز نہیں آتی تھی۔ میں اسے جھڑکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتی تھی اسکے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں اور وہ میری رفیقہ حیات تھی گزشتہ رات جب وہ آپکو گالیاں دینے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کردیا میں نے زور سے اسے دبایا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ساری گفتگو سننے کے بعد فرمایا تم گواہ رہو اسکا خون ہدر ہے

4 گستاخِ نبی ﷺ اور گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ سَبَّ نَبِیًّا قُتِلَ، وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابَهُ جُلِدَ))

[رواہ الطبرانی الصغیر صفحہ 236 جلد 1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نبی ﷺ کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جس نے آپ ﷺ کے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

5 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

((كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَتَغَيَّظَ عَلَى رَجُلٍ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ: فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ، فَقَامَ فَدَخَلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا؟ قُلْتُ: ائْذَنْ لِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.))

میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے تو وہ بھی جواباً بدکلامی کرنے لگا۔ میں نے عرض کی۔ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اسکی گردن اُڑادوں۔ میرے ان الفاظ کو سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ ختم ہو گیا۔ آپ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے۔ گھر جا کر مجھے بلوایا اور فرمانے لگے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا۔ کہا تھا۔ کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اڑا دوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر میں تم کو حکم دے دیتا۔ تو تم یہ کام کرتے؟ میں نے عرض کی اگر آپ ﷺ حکم فرماتے تو میں ضرور اسکی گردن اڑا دیتا۔ آپ h نے فرمایا نہیں۔ اللہ کی قسم۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں کہ اُس سے بدکلامی کرنے والے کی گردن اُڑا دی جائے یعنی رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کی ہی گردن اُڑائی جائے گی۔

6 عصماء بنت مروان کا قتل

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((هَجَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: (مَنْ لِي بِهَا؟) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: (لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ))

[الصارم المسلول 129]

خطمہ قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اس عورت سے کون نمٹے گا اسکی قوم کے ایک آدمی نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کام میں سرانجام دوں گا چنانچہ اس نے جا کر اسے قتل کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں یعنی اس عورت کا خون رائیگاں ہے اور اسکے معاملے میں کوئی دو آپس میں نہ ٹکرائیں۔

بعض مؤرخین نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے۔

عصماء بنت مروان بنی اُمیہ بن زید کے خاندان سے تھی وہ یزید بن زید بن حصن الخطمی کی بیوی تھی یہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء و تکلیف دیا کرتی۔ اسلام میں عیب نکالتی اور نبی ﷺ کے خلاف لوگوں کو اکساتی تھی۔ عمیر بن عدی الخطمی کو جب اس عورت کی ان باتوں اور اشتعال انگیزی کا علم ہوا۔ تو کہنے لگا۔ اے اللہ میں تیری بارگاہ میں نذر مانتا ہوں اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کو بخیر و عافیت مدینہ منورہ لوٹا دیا تو میں اسے ضرور قتل کر دونگا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت بدر میں تھے۔ جب آپ ﷺ غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے تو عمیر بن عدی آدھی رات کے وقت اس عورت کے گھر میں داخل ہوئے۔ تو اس کے اردگرد اسکے بچے سوئے ہوئے تھے۔ ایک بچہ اُسکے سینے پر تھا جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ عمیر نے اپنے ہاتھ سے عورت کو ٹٹولا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچے کو اس سے الگ کر دیا۔ پھر اپنی تلوار کو اسکے سینے پر رکھ کر اسے زور سے دبایا کہ وہ تلوار اسکی پُشت سے پار ہو گئی۔ پھر نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو عمیر کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا تم نے بنت مروان کو قتل کیا ہے؟ کہنے لگے۔ جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔

عمیر کو اس بات سے ذرا ڈر سا لگا کہ کہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف تو قتل نہیں کیا۔ کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اس معاملے کی وجہ سے مجھ پر کوئی چیز واجب ہے؟ فرمایا دو بکریاں اسمیں سینگوں سے نہ ٹکرائیں۔ پس یہ کلمہ رسول اللہ ﷺ سے پہلی مرتبہ سنا گیا عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے اپنے اردگرد دیکھا پھر فرمایا اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرتے ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غیبی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔

[الصارم المسلول 130]

7 ابوعفک یہودی کا قتل

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مورخین کے حوالے سے شاتم رسول ﷺ ابوعفک یہودی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اِنَّ شَیْخاً مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ عَفَکٍ وَکَانَ شَیْخاً کَبِیْراً قَدْ بَلَغَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃَ سَنَۃٍ حِیْنَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ. کَانَ یُحَرِّضُ عَلٰی عَدَاوَۃِ النَّبِیِّ ﷺ، وَلَمْ یَدْخُلْ فِیْ الْاِسْلَامِ ،فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی بَدْرٍ ظَفَرَہُ اللّٰہُ بِمَاظَفَرَہٗ ،فَحَسَدَہٗ وَبَغٰی ،فَقَالَ .وَذَکَرَ .قَصِیْدَۃً تَتَضَمَّنُ ھَجْوَ النَّبِیِّ ﷺ وَذَمَّ مَنِ اتَّبَعَہٗ،))

[الصارم المسلول 138]

بنی عمرو بن عوف کا ایک شیخ جسے ابوعفک کہتے تھے وہ نہایت بوڑھا آدمی تھا اسکی عمر 120 سال تھی جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو یہ بوڑھا لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر بھڑکاتا تھا اور مسلمان نہیں ہوا تھا جس وقت رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے غزوہ بدر میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی تو اس شخص نے حسد کرنا شروع کردیا اور بغاوت و سرکشی پر اتر آیا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مذمت میں ہجو کرتے ہوئے ایک قصیدہ کہا۔ اس قصیدے کو سن کر سالم بن عمیر نے نذر مان لی کہ میں ابوعفک کو قتل کرونگا یا اسے قتل کرتے ہوئے خود مرجاؤنگا۔ سالم موقع کی تلاش میں تھا۔ موسم گرما کی ایک رات ابوعفک قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے صحن میں سویا ہوا تھا سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ اسکی طرف آئے اور اسکے جگر پر تلوار رکھ دی جس سے وہ بستر پر چیخنے لگا۔ لوگ اس کی طرف آئے جو اس کے اس قول میں ہم خیال تھے وہ اُسے اُسکے گھر لے گئے۔ جسکے بعد اسے قبر میں دفن کردیا اور کہنے لگے اسکو کس نے قتل کیا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم کو معلوم ہوجائے کہ اسے کس نے قتل کیا ہے تو ہم اسکو ضرور قتل کردیں گے۔

8 انس بن زُنیم الدیلمی کی گستاخی

انس بن زنیم الدیلمی نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی اسکو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے سُن لیا اس نے انس پر حملہ کرکے اسے زخمی کردیا انس نے اپنا زخم اپنی قوم کو آکر دکھایا۔ واقدی نے لکھا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی قبیلہ خزاعہ کے چالیس سواروں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدد طلب کرنے کیلئے گیا انہوں نے آکر اس واقعے کا تذکرہ کیا جو انہیں پیش آیا تھا جب قافلہ والے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ انس بن زنیم الدیلمی نے آپ کی ہجو کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے خون کو رائیگاں قرار دیا۔ [الصارم المسلول 139]

9 گستاخِ رسول ﷺ ایک عورت

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا "مَنْ یَکْفِیْنِیْ عَدُوِّیْ" میری دشمن کی خبر کون لے گا؟ تو خالد بن ولید ؓ نے اُس عورت کو قتل کردیا۔ [الصارم المسلول 163]

10 مشرک گستاخِ رسول ﷺ کا قتل

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ شَتَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ،فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (مَنْ یَکْفِیْنِیْ عَدُوِّیْ؟) فَقَامَ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَقَالَ: اَنَا، فَبَارَزَہٗ،فَاَعْطَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَلَبَہٗ.))

[الصارم المسلول 177]

مشرکین میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اس دشمن کی کون خبر لے گا؟ تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کردیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

کعب بن اشرف ایک سرمایا دار متعصب یہودی تھا اسے اسلام سے سخت عداوت اور نفرت تھی جب مدینہ منورہ میں بدر کی فتح کی خوش خبری پہنچی۔تو کعب کو یہ سن کر بہت صدمہ اور دکھ ہوا۔اور کہنے لگا۔اگر یہ خبر درست ہے کہ مکہ کے سارے سردار اور اشراف مارے جا چکے ہیں تو پھر زندہ رہنے سے مرجانا بہتر ہے۔جب اس خبر کی تصدیق ہوگی تو کعب بن اشرف مقتولین کی تعزیت کے لئے مکہ روانہ ہوا مقتولین پر مرثیے لکھے۔جن کو پڑھ کر وہ خود بھی روتا اور دوسروں کو بھی رُلاتا۔رسول اللہ ﷺ کے خلاف قتال کے لئے لوگوں کو جوش دلاتا رہا۔مدینہ واپس آ کر اُس نے مسلمان عورتوں کے خلاف عشقیہ اشعار کہنے شروع کر دیے اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں بھی اشعار کہے۔کعب مسلمانوں کو مختلف طرح کی ایذائیں دیتا۔اہل مکہ نے کعب سے پوچھا کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمد (ﷺ) کا دین۔تو اس نے جواب دیا کہ تمہارا دین محمد (ﷺ) کے دین سے بہتر ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اُسکی ان حرکات کی وجہ سے اسکے قتل کا پروگرام بنایا اور قتل کے لئے روانہ ہونے والے افراد کو آپ ﷺ بقیع کی قبرستان تک چھوڑنے آئے۔چاندنی رات تھی پھر فرمایا جاؤ۔اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (مَنْ لِكَعْبِ بنِ الْاَشْرَفِ، فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه؟) فَقامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أتُحِبُّ أنْ أقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاْذَنْ لِیْ أنْ أقُوْلَ شَيْأً، قَالَ: قُلْ.))

[رواہ البخاری کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف۔رواہ مسلم کتاب الجہاد والسیر باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیھود]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا۔اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔اور عرض کی۔اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ ﷺ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ہاں۔مجھ کو یہ پسند ہے۔محمد بن مسلمہ نے عرض کی۔پھر آپ ﷺ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دے دیں یعنی ایسے مبہم کلمات اور ذومعنیٰ الفاظ جنہیں میں کہوں اور وہ سن کر خوش وخرم ہو جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔اجازت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے آکر اس سے کہا کہ یہ شخص (اشارہ حضور اکرم ﷺ کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اس نے ہمیں تھکا مارا ہے اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ جواباً کعب نے کہا۔ ابھی آگے دیکھنا اللہ کی قسم بالکل اُکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ چونکہ ہم نے اب اُنکی اتباع کرلی ہے جب تک ہم اسکا انجام نہ دیکھ لیں اسے چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ میں تم سے ایک دووسق غلہ قرض لینے آیا ہوں کعب نے کہا۔ میرے پاس کوئی چیز گروی رکھدو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ تم کیا چیز چاہتے ہو۔ کہ میں گروی رکھدوں۔ کعب نے کہا۔ اپنی عورتوں کو گروی رکھدو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم عرب کے خوبصورت جوان ہو تمہارے پاس ہم اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا۔ پھر اپنے بیٹوں کو گروی رکھدو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ ہم اپنے بیٹوں کو گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ کل انہیں اس پر ہر کوئی گالیاں دے گا کہ آپ کو ایک دووسق غلے کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ یہ ہمارے لئے بڑی عار ہوگی البتہ ہم آپ کے پاس اپنے اسلحہ کو گروی رکھ سکتے ہیں جس پر کعب راضی ہوگیا محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا کہ میں دوبارہ آؤں گا۔

دوسری دفعہ محمد بن مسلمہ کعب کے پاس رات کے وقت آئے۔ اُنکے ہمراہ ابونائلہ بھی تھے یہ کعب کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر انہوں نے اسکے قلعے کے پاس جاکر آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا۔ تو اُسکی بیوی نے کہا مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہے کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اگر شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ بازی کیلئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے محمد بن مسلمہ اور ابونائلہ کے ہمراہ ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر بھی تھے۔ محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اسکے سر کے بال ہاتھ میں لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اسکا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو پھر تم اسکو قتل کرڈالنا۔ کعب چادر لپٹے ہوئے باہر آیا۔ اسکا جسم خوشبو سے معطر تھا۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ میں نے آج سے زیادہ عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ کعب نے کہا۔ میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو عطر میں ہر وقت بسی رہتی ہے اور حسن وجمال میں بھی اس کی کوئی مثال نہیں محمد بن مسلمہ نے کہا۔ کیا مجھے تمہارے سر کو سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کعب کا سر سونگھا اسکے بعد اسکے ساتھیوں نے سونگھا پھر انہوں نے کہا۔ دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا۔ اجازت ہے۔ پھر جب محمد بن مسلمہ نے پوری طرح سے اسے قابو کرلیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کردیا۔

پھر رات کے آخری حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا "اَفْلَحَتِ الْوُجُوْهُ" ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے انہوں نے جواباً عرض کیا "وَوَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" سب سے پہلے آپکا چہرہ مبارک۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اسکے بعد کعب بن اشرف کا قلم کیا ہوا سر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھدیا تو آپ ﷺ نے الحمدللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔ [فتح الباری 272/7]

ابورافع یہودی کا قتل

ابورافع ایک مالدار یہودی تھا یہ خیبر میں رہتا تھا غزوہ احزاب میں اہل مکہ کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارنے والا اور انکی مالی امداد کرنے والا یہی شخص تھا اس نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں اپنے مال کو خرچ کیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتا تھا جس وجہ سے آپ ﷺ نے اس یہودی تاجر کے قتل کا فیصلہ فرمایا۔

چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((بَعَثَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی اَبِی رَافِعِ الْیَهُودِیِّ رِجَالاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَتِیکٍ وَکَانَ اَبُو رَافِعٍ یُؤْذِیْ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ وَیُعِینُ عَلَیْهِ))

[رواہ البخاری۔ کتاب المغازی باب قتل ابی رافع عبداللہ بن ابی الحقیق]

رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کے قتل کے لئے چند انصاری صحابہ کرام [کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو انکا امیر مقرر فرمایا ابورافع رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ وہ حجاز میں اپنے قلعے کے اندر رہتا تھا جب یہ اس کے قلعے کے قریب پہنچے۔ تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانور لے کر اپنے گھروں کو واپس آ چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ تم لوگ یہیں ٹھہرے رہو۔ میں اس قلعے پر جا رہا ہوں اور اندر جانے کی کوئی تدبیر نکالتا ہوں۔ تاکہ اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ وہ آئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر انہوں نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ قلعے کے تمام آدمی اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے آواز دی۔ اے اللہ کے بندے اگر اندر آنا ہے تو جلدی آ جا۔ اب میں دروازہ بند کر دوں گا ۔عبداللہ بن عتیک نے کہا۔ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اسکی کاروائی دیکھنے لگا جب تمام لوگ اندر آ گئے ۔تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیوں کا حلقہ ایک کیل پر لٹکا دیا۔ جب سارے لوگ سو گئے ۔تو میں اٹھا۔ اور چابیوں کا حلقہ اتار کر قلعے کا دروازہ کھول لیا۔

ابورافع اپنے خاص بالا خانے میں تھا جب داستان گو اُس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے ۔تو میں اس کمرے کی طرف چڑھنے لگا۔ میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لئے کھولتا اندر سے بند کرتا چلا جاتا تھا کہ اگر اس قلعے کے لوگوں کو میرے بارے میں علم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں ۔ بالآخر میں اسکے قریب پہنچ گیا وہ اس وقت ایک تاریک کمرے میں اپنے بال بچوں کے درمیان سو رہا تھا۔ مجھے کوئی اندازہ نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے میں نے آواز دی۔ اے ابورافع۔ وہ بولا کون؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر ایک ضرب لگائی اس وقت میرا دل تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا اسی وجہ سے میں اسکا کام پہلی ضرب میں تمام نہیں کر سکا۔ وہ چلایا۔ تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی رہا پھر دوبارہ اندر گیا اب میں نے آواز بدل کر پوچھا۔ ابورافع یہ آواز کیسی تھی۔ وہ بولا تیری ماں ہلاک ہو۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے وار کیا ہے۔ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں میں نے پھر آواز کی طرف بڑھ کر ایک اور ضرب لگائی۔ اب وہ کافی زخمی ہو چکا تھا لیکن مرا نہیں تھا اب میں نے تلوار کی نوک اسکے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اسکی پیٹھ تک پہنچ گئی اب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اب میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولنے شروع کئے آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں نے یہ سمجھا کہ زمین تک پہنچ چکا ہوں اس لئے میں نے اپنا پاؤں زمین پر رکھ دیا تو میں نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا میں نے یہ پروگرام بنایا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں ۔اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب مرغ نے آواز دی تو اسی وقت قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔

میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ انہیں کہا جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکو اس کی اطلاع دی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ ﷺ نے میرے پاؤں پر اپنا دست مبارک پھیرا جس سے پاؤں ایسے ہو گیا جیسے کبھی اسمیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے جبکہ بخاری شریف کی ہی دوسری روایت میں پاؤں پر چوٹ کا ذکر ہے دونوں باتوں میں اختلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پنڈلی بھی ٹوٹ گئی ہو اور پاؤں پر بھی چوٹ آئی ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَالِكَ

فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.))

[رواہ البخاری۔ کتاب فرض الخمس باب من لم یخمس الاسلاب]

بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا میں نے جب دائیں بائیں جانب دیکھا تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے تھے میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زبردست زیادہ عمر والوں کے درمیان میں ہوتا اتنے میں ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا۔ اے چچا۔ کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا۔ ہاں بھتیجے۔ لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ ہم میں سے کوئی جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہوگا مر نہ جائے۔ مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں گھومتا پھر رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے وہ سامنے پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اسکے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپکو خبر دی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے اس لئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں انہوں نے عرض کی۔ نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے اور اس کا سارا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا اور وہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور دوسرے شخص معاذ بن عمرو بن جموح تھے۔ بعض روایات میں ابوجہل کے قاتل معاذ اور معوذ اعفراء کے بیٹوں کو بتلایا گیا ہے ممکن ہے یہ لوگ بھی بعد میں شریک قتل ہو گئے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ ابوجہل کے قتل سے بڑے خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا "هَذَا فِرْعَوْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ" یہ اس امت کا فرعون ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فتح مکہ اور گستاخانِ رسول ﷺ کا قتل

رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے عفو ودرگزر والے دن بھی چھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا۔"اِنْ وَجَدْ تُمُوْهُمْ تَحْتَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ"

[رواہ الحاکم والبزار]

انکو کعبے کے پردوں کے نیچے بھی پاؤ تب بھی قتل کردو۔ان چھ گستاخوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔عکرمہ بن ابوجہل ۲۔ھبار بن اسود ۳۔ابن ابی سرح

۴۔مقیس بن صبابہ ۵۔حُویرث بن نقیذ ۶۔ابن خطل

14 عکرمہ بن ابوجہل

یہ ابوجہل کا فرزند تھا نبی ﷺ کا شدید ترین دشمن تھا مکہ فتح ہونے کے بعد بھاگ کر یمن چلا گیا اِسکی بیوی مسلمان ہوگی یہ رسول اللہ ﷺ سے اُسکی امان لے کر واپس لے آئی اور عکرمہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

15 ھبار بن اسود

ھبار بن اسود بھی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا تھا۔

16 ابن ابی سرح

اسکا نام عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے۔یہ حضرت محمد ﷺ کا کاتب وحی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا مرتد ہوکر کفار سے جاملا۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا۔عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ سے بھی بیعت لے لیں آپ ﷺ نے اپنا سر اوپر کیا۔اور عبداللہ کی طرف دیکھا۔تین مرتبہ آپ ﷺ نے ایسا کیا۔ہر مرتبہ آپ ﷺ نے انکار کیا۔تیسری دفعہ کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مسلسل درخواست کی وجہ سے بیعت لے لی پھر آپ ﷺ صحابہ کرام ؓ کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے۔"اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِىْ كَفَفْتُ يَدِىْ عَنْ بِيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهٗ"۔

کیا تم سب میں سے کوئی رجل رشید نہیں۔ابن ابی سرح یہاں کھڑا تھا جب تم نے دیکھا کہ میں اس سے بیعت نہیں لے رہا تو آپ نے اُسکو قتل کردینا تھا۔تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں کیا علم کہ آپ ﷺ کے دل میں کیا ہے آپ ﷺ اپنی آنکھ سے ہمیں اشارہ کردیتے آپ ﷺ نے فرمایا کسی نبی علیہ السلام کے یہ لائق نہیں کہ وہ اشارہ بازی کرے۔ [ابوداؤد۔کتاب الحدود باب الحکم فیمن ارتد]

17 مقیس بن صبابہ

مقیس پہلے مسلمان ہوگیا تھا۔پھر مرتد ہوگیا اور قریش کے پاس چلا گیا اس کو انکی قوم کے ہی ایک آدمی نمیلہ بن عبداللہ لیثی نے قتل کردیا۔

18 حُویرث بن نُقیذ

یہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار اور گستاخانہ کلمات کہتا اُس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کردیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

19 ابن خطل

ابن خطل پہلے مسلمان ہو گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اُسے عامل بنا کر صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ ایک غلام اُس کے ساتھ تھا راستے میں ایک مقام پر ابن خطل نے اپنے غلام کو کھانا تیار کرنے کیلئے کہا غلام کسی وجہ سے سو گیا تو ابن خطل کھانا تیار نہ ہونے کی وجہ سے غلام سے ناراض ہوا۔ اسی ناراضگی اور غصے کی وجہ سے ابن خطل نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ڈر اور خوف کے مارے مرتد ہو گیا کہ اب مجھے قتل کیا جائے گا اور صدقات کے اونٹ بھی ساتھ لے گیا ابن خطل رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا اور اپنی لونڈیوں کو بھی اشعار گانے کا حکم دیتا۔

ابن خطل کے تین جرم تھے ۱۔ ناحق قتل ۲۔ مرتد ہونا ۳۔ آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلٰی رَأْسِہِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَہٗ، جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِبْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اُقْتُلُوْہُ.))

[رواہ البخاری۔ کتاب الجہاد باب قتل الأسیر وقتل الصبر۔ رواہ مسلم۔ کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام]

جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ ﷺ نے اپنے سر سے خود اُتارا تو ایک آدمی آیا اس نے آ کر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُسے اُسی جگہ قتل کر دو۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس گستاخ رسول ﷺ کی گردن اڑا دی گئی۔

20 گستاخِ رسول ﷺ کو قتل کرنے والے کی شہادت

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اس میں عبداللہ بن رواحہ اور جابر رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مشرکین نے صف آرائی کی۔ تو ان میں ایک آدمی نے سامنے آ کر رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا۔ تو اس نے کہا۔ میں فلاں بن فلاں ہوں اور میری ماں فلاں عورت ہے آپ مجھے اور میری ماں کو گالی دے لو اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے رک جاؤ۔ اس سے وہ اور مشتعل ہو گیا پھر اس نے اور گالیاں دینی شروع کر دیں۔ مسلمان نے اپنے پہلے کلمات پھر دہرائے۔ پھر تیسری مرتبہ کہا کہ اگر تم نے پھر اس کلمے کو لوٹایا تو میں تلوار لے کر تجھ پر چڑھ جاؤں گا۔ اس نے پھر وہی کلمہ دہرایا۔ مسلمان نے اس پر حملہ کر دیا مشرک پیچھے ہٹا۔ مسلمان نے اسکا تعاقب کیا اور مشرکین کی صفوں کو پھاڑتے ہوئے اپنی تلوار سے اُس پر وار کر دیا مشرکوں نے مسلمان کو گھیرے میں لے کر شہید کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"أَعَجِبْتُمْ مِنْ رَجُلٍ نَصَرَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ" کیا تمہیں ایسے آدمی پر تعجب ہوا ہے جس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مدد کی۔

پھر اس آدمی کے زخم درست ہو گئے اور وہ اسلام لے آیا اس شخص کو رحیل کہا جاتا تھا۔ [الصارم المسلول ص 178]

www.sirat-e-mustaqeem.com

23 گستاخ رسول ﷺ عُتیبہ کا انجام

نبوت سے پہلے رسول اللہ کی دو بیٹیاں عُتبہ اور عُتیبہ جو ابولہب کے بیٹے ہیں اُن سے نکاح ہوئی تھیں جس وقت رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے بعد اسلام کی دعوت وتبلیغ شروع کی تو ابولہب نے کہا میرا تم دونوں بیٹوں سے ملنا حرام ہے جب تک تم محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو۔ چنانچہ دونوں نے طلاق دے دی اور عُتیبہ تو جہالت میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کے سامنے آکر اس نے کہا میں "اَلنَّجم اِذَا ھَوىٰ اور اَلَّذِیْ دَنَا فَتَدَلّٰی" کا انکار کرتا ہوں (قرآن مجید کی آیت میں اَلنَّجم کی جگہ وَالنَّجمِ اور اَلَّذِیْ دَنَا کی جگہ ثُمَّ دَنَا ہے) اور یہ کہہ کر اس نے حضور ﷺ کی طرف تھوکا۔ جو آپ ﷺ پر نہیں پڑا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ خدایا اس پر اپنے کُتوں میں سے ایک کُتا مسلط فرما۔ اسکے بعد عُتیبہ ابولہب کے ساتھ ملک شام کے سفر پر روانہ ہو گیا دوران سفر ایک ایسی جگہ قافلے نے پڑاؤ کیا جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ رات کو درندے آتے ہیں یہ سن کر ابولہب نے اپنے ساتھی اہل قریش سے کہا کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کچھ انتظام کرو کیونکہ مجھے محمد (ﷺ) کی بددعا کا خوف ہے اس پر قافلے والوں نے عُتیبہ کے گرد ہر طرف اپنے اونٹ بٹھا دیے اور سو گئے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ رات کے وقت ایک شیر آیا اور اونٹوں کے حلقے میں سے گزر کر اس نے عُتیبہ کو پھاڑ کھایا۔ [دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصفہانی]

24 گستاخ رسول ﷺ کو قبر نے باہر پھینک دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((کَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِیاً فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِیاً فَكَانَ يَقُولُ مَايَدْرِی مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الاَرْضُ فَقَالُوا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَ قَدْ لَفَظَتْهُ الاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِی الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوا اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ))

[رواہ البخاری۔ کتاب المناقب علامات النبوۃ فی الاسلام]

ایک شخص پہلے عیسائی تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا اس نے سورت بقرۃ اور آل عمران پڑھ لی تھیں اور وہ نبی ﷺ کیلئے وحی لکھتا تھا۔ پھر وہ شخص مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) کیلئے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اسکے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسکی موت واقع ہو گئی تو اُسکے ساتھیوں نے اسے دفن کیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اسکی لاش قبر سے نکل کر زمین کے اُوپر پڑی ہے۔ عیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے اسکی قبر کھودی ہے اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد اور انکے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ انکا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اسکی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی جتنی گہری ان کے بس میں تھی پھر اسکے اندر اسے ڈال دیا لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر پڑی تھی اب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے بلکہ یہ میت عذاب خداوندی میں گرفتار ہے چنانچہ انہوں نے اسے یونہی زمین پر پھینک دیا۔ جانثارانِ محمد عربی ﷺ نے جس طرح گستاخوں کے سر قلم کئے انہیں واصل جہنم کیا، اُن کے کلیجوں کو چیرا اور جو بچے رہے انہیں اللہ تعالیٰ نے کن عذابوں میں مُبتلا کیا وہ سب کچھ آپ کی نظر سے گزر چکا ہے اب گستاخانِ رسول ﷺ کے بارے میں اجماعِ امت اور ائمہ کے فتاویٰ پر ایک نظر ڈال لیں تا کہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ جس دور میں بھی گستاخانِ محمد ﷺ نے اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

❶ امام محمد بن ابراہیم بن المنذر رحمہ اللہ

امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اَجْمَعَ عَوَامُ اَھْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ حَدَّ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ اَلْقَتْلُ. [الصارم المسلول 31]

عام اہل علم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی نکالنے والے کی حد قتل ہے

❷ امام خطابی رحمہ اللہ

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

((لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِخْتَلَفَ فِیْ وُجُوْبِ قَتْلِہٖ))

[الصارم المسلول 32]

میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل کے بارے میں اختلاف کیا ہو۔

❸ محمد بن سحنون رحمہ اللہ

محمد بن سحنون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

((اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ شَاتِمَ النَّبِیِّ ﷺ وَالْمُتَنَقِّصِ لَہٗ کَافِرٌ وَالْوَعِیْدُ جَاءَ عَلَیْہِ بِعَذَابِ اللّٰہِ لَہٗ. وَحُکْمُہٗ عِنْدَ الْاُمَّۃِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ کَفَرَ.))

[الصارم المسلول 32،33]

شاتمِ رسول ﷺ اور آپ کی توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے اس پر علماء کا اجماع ہے شاتم رسول ﷺ کے لئے اللہ کے عذاب کی سخت وعید آئی ہے۔امت کے نزدیک اسکا حکم قتل ہے اور جو کوئی اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

❹ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "کُلُّ مَنْ شَتَمَ النَّبِیَّ ﷺ اَوْ تَنَقَّصَہٗ مُسْلِماً کَانَ اَوْ کَافِراً فَعَلَیْہِ الْقَتْلُ وَاَرٰی اَنْ یُقْتَلَ وَلَا یُسْتَتَابُ"

[الصارم المسلول 33]

جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے یا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ مسلمان ہو یا کافر اسکا قتل کرنا واجب ہے اور میری رائے یہ ہے کہ اسے توبہ کرنے کی مہلت نہ دی جائے بلکہ فوراً قتل کر دیا جائے۔

❺ امام مالک رحمہ اللہ

خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کا حکم دریافت کیا۔تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"مَابَقَاءُ الْاُمَّۃِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِیِّھَا" [الشفا القاضی عیاض 223/2]

اس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے نبی ﷺ کو گالیاں دی جائیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ﷺ مِنْ مُسْلِمٍ اَوْ کَافِرٍ فَاِنَّهُ یَجِبُ قَتْلُهُ هٰذَا مَذْهَبُ عَامَةِاَهْلِ الْعِلْمِ)) [الصارم المسلول31]

عام اہل علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دے خواہ مسلمان ہے یا کافر اسکو قتل کرنا واجب ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "فَنَفْسُ الْمُؤمِنِ لَاتَشْتَفِیْ مِنْ هٰذَا السَّابِ اللَّعِیْنِ الطَّاعِنِ فِیْ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّابِقَتْلِهٖ وَصَلْبِهٖ بَعْدَ تَعْذِیْبِهٖ وَضَرْبِهٖ فَاِنَّ ذَالِکَ هُوَ اللَّائِقُ بِحَالِهٖ

[رسائل ابن عابدین 347/1]

جو ملعون اور موذی سید الاولین والآخرین علیہ الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی اور سب وشتم کرے۔اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک اس کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی پر نہ لٹکایا جائے کیونکہ وہ اسی سزا کے لائق ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَهُ اَنْ یَعْفُوَ عَمَّنْ شَتَمَهُ وَ سَبَّهُ فِیْ حَیَاتِهٖ وَلَیْسَ لِلْاُمَّةِ اَنْ یَعْفُوْا عَنْ ذَالِکَ

[الصارم المسلول]

جو آدمی آپ ﷺ کی زندگی میں آپ کو گالی دیتا آپ ﷺ اس شخص کو معاف کر سکتے تھے لیکن آپکے بعد امت کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی گستاخ رسول ﷺ اور توہین رسالت ﷺ کے مرتکب ہونے والے کو معاف کرے۔

بس اب ضرورت ہے عمیر بن عدی، سالم بن عمیر، محمد بن مسلمہ، ابو نائلہ، عبداللہ بن عتیک، زبیر بن عوام اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم جیسے جانثاروں کی جنہوں نے گستاخانِ رسول ﷺ کے سر اُنکے جسموں سے الگ کر دیے۔

اَللّٰهُمَّ اَرْفَعْ دَرَجَتَهُمْ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْن